سوال

(434) دیور سے پردہ کرنا چاہیے

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کوہاٹ سے سیدنا درشاہ گیلانی پوچھتے ہیں کہ عورت کو اپنے دیور سے پردہ کرنا چاہیے تو سورۃ النور میں اِلّا مَا ظَھَرَ مِنْھَا کی تفسیر ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے حوالہ سے بایں الفاظ کی گئی ہے کہ اس سے مراد عورت کا چہرہ اور دونوں ہاتھ ہیں اس کی وضاحت فرمائیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحۃ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاۃ والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

پردے کی حکمت یہ ہے کہ معاشرے کو برائیوں سے پاک رکھا جائے لیکن پردے کی یہ علت نہیں ہے اس کی علت غیر محرم ہوتا ہے اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بتا دیا ہے کہ کو ن محرم ہے جس سے پردہ نہیں اور کون غیر محرم ہے جس سے پردہ ضروری ہے دیوران رشتہ داروں میں سے ہے جن سے پردہ فرض ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے محارم میں شمار نہیں کیا ہے حدیث میں یہ مسئلہ بہت وضاحت سے بیان ہوا ہے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خبردار! عورتوں کے پاس تنہائی میں مت جاؤ انصار میں سے ایک شخص نے عرض کیا یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم !دیور اور جیٹھ کے متعلق کیا ارشاد ہے آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "دیور تو موت ہے۔ (صحیح بخاری: کتاب النکاح حدیث نمبر 5232)

ہم اس بات کے پابند نہیں ہیں کہ شرعی احکام کی حکومتوں کو تلاش کریں کہ کہاں حکمت پائی جاتی ہے کہاں نہیں پائی جاتی البتہ یہ پابندی ضرور ہے کہ جہاں شرعی حکم کی علت پا ئی جائے اس پر عمل کیا جائے خواہ حکمت نظر آئے یا نہ آئے لہذا جو غیر محرم ہے اس سے پردہ فرض ہے اس بات کی وضاحت بھی ضروری ہے کہ پردے کا مدار دل کے جذبا ت پر نہیں ہے کہ اگر کسی کے متعلق پاکیزہ جذبات ہیں تو اس سے پردہ نہیں ہے دیکھیے ازواج مطہرات جوامت کی مائیں صحابہ کرام رضوان اللہ عنھم اجمعین کے دلوں میں ان کے متعلق جو پاکیزہ جذبات تھے وہ آج کسی میں بھی نہیں ہو سکتے اس کے باوجود ازواج مطہرات رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے ان سے پردہ کیا چنانچہ ارشاد باری تعالیٰ ہے اور جب تم ان (مہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنھا) سے کوئی سامان مانگو تو پردے کی اوٹ سے مانگو ایسا کرنے سے تمہارے اور ان کے دل زیادہ پاکیزہ رہیں گے۔ (33/الاحزاب: 53)

ان تصریحات کا تقاضا ہے کہ عورت کو اپنے دیور سے پردہ کرنا چاہیے سوال کے دوسرے جزو کے متعلق ہماری گزارشات یہ ہیں کہ قرآن کا سیاق بایں طور ہے اور اپنا بناؤ سنگھار نہ دکھائیں بجز اس کے خود ظاہر ہو جائے۔ (24/النور: 31)

اس آیت کا مفہوم بالکل صاف ہے کہ پردے کے متعلق ایک حکم امتناعی سے جس چیز کو مستثنیٰ کیا گیا ہے وہ واضح ہے یعنی عورتوں کو خود اپنی آرائش وزیبائش کی نمائش نہیں کرنا چاہیے البتہ جو خود بخود ظاہر ہو جائے جیسے چادر کا ہوا سے اڑ جانا اور کسی زینت کا ظاہر ہو جانا یا خود ظاہر ہو جیسے وہ چادر جو زینت کو چھپانے کے لیے اوپر اوڑھی جاتی ہے اس کا

چھپانا تو ممکن نہیں ہے بہر حال وہ چادر عورت کے جسم پر ہے لیکن اس کے ظاہر ہو جانے یا ظاہر ہونے میں عورت کے ارادہ اور اختیار کو دخل نہیں لہذا اس پر اللہ کی طرف سے کوئی مواخذہ نہیں ہے حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس آیت کا یہی مطلب بیان کیا ہے (تفسیر ابن کثیر) شارع کا مقصد یہ ہے کہ عورتوں کی نیت اظہار زینت کی نہیں ہونی چاہیے ان میں جذبہ ہرگز نہیں ہونا چاہیے کہ اپنی آرائش غیروں کو دکھاتی پھریں انہیں اپنی طرف سے اخفائے زینت کی کوشش کرنی چاہیے اگر کوئی زینت یا اس کا حصہ اضطرارا کھل جائے تو اس پر باز پرس نہیں ہوگی عورتیں جن کپڑوں میں اپنی زینت کی کو چھپائیں گی وہ تو بہر حال ظاہر ہی ہوں گے ان کا قد قامت ڈیل ڈول اور جسمانی تناسب توان میں محسوس ہوگا ان تمام تحفظات کے باوجود اگر کوئی کمینہ نظر بد سے باز نہیں آتا تو وہ اپنی بدنیتی کی سزا خود بھگتے گا اگرچہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہی مروی ہے کہ اس سے عورت کا چہرہ ہاتھ اور انگوٹھی چھلے اور کنگن وغیرہ سے آراستہ کرکے لوگوں کے سامنے آئے اور انہیں دعوت کا نظارہ دے آخر ظاہر ہونے اور ظاہر کرنے میں کھلا فرق ہے قرآن کریم واضح طور ظاہر کرنے سے منع کرکے صرف ظاہر ہونے کے معاملہ میں رخصت دے رہاں ہے اس رخصت کو ظاہر کرنے کی حد تک وسعت دینا شارع کے منشا کے بالکل خلاف ہے حافظ ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کی تحقیق یہ ہے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے آیت پردہ (33/الاحزاب :53)

کے نازل ہونے سے پہلے کی حالت بیان کی ہے جیسا کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سورۃ احزاب آیت نمبر 59 کی تفسیر بایں الفاظ مروی ہے کہ اس آیت میں اللہ تعالیٰ اہل ایمان کی خواتین کو حکم دے رہا ہے کہ جب وہ کسی کام کے لیے اپنے گھروں سے نکلیں تو اپنے چہروں کو اپنے سر کی چادر سے ڈھانپ لیں راستہ دیکھنے کے لیے صرف ایک آنکھ کھلی رکھیں۔ (تفسیر ابن کثیر سورۃ احزاب :آیت :59)

اس کے باوجود اگر کسی کو حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر سے اپنی مطلب برآری کشید کرنے پر اصرار ہو تو بھی اس سے کچھ زیادہ فائدہ اٹھانے کی گنجائش نہیں ہے کیوں کہ ان کے مقابلہ میں حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تفسیر موجود ہے ایسی صورت حال میں ضروری ہے کہ دونوں اصحاب کی تفسیر سے ایک کو دلائل اور خارجی قرائن سے ترجیح دی جائے پھر جو تفسیر راجح قرار دیں اس پر عمل کیا جائے۔ بہر حال یہ بات دلائل سے ثابت ہے کہ عہد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم میں حکم حجاب آجانے کے بعد اہل ایمان خواتین کھلے منہ نہیں پھرتی تھیں اور حجاب کے حکم میں منہ کا پردہ شامل تھا اور حرام کے علاوہ دوسری تمام حالتوں میں نقاب کو عورتوں کے لباس کا ایک جزو بنا دیا گیا آخر میں ہم ہر اس مؤمن عورت کو پیغام دینا چاہتے ہیں کہ وہ اللہ اور اس کے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے احکام کی سچے دل سے پابند رہے اور موجود ننگی تہذیب کے کسی فتنہ میں مبتلا نہ ہو اور یہ بات ذہن میں رہے کہ اپنے چہرے اور ہاتھوں کی نمائش کرنا یا لوگوں کو دعوت نظارہ دینا شارع کا منشا ہرگز نہیں ہے

ھذا ما عندی واللہ اعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:445